سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور قرآن

غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

قرآن وسنت کی صریح نصوص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلالت کناں ہیں، انہیں کسی من گھڑت اور موضوع فضیلت کی ضرورت ہی نہیں، مندرجہ ذیل روایات ضعیف، موضوع اور من گھڑت ہیں:

روایت ①

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَهٗ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ.

''علی قرآن کے ساتھ ہے، قرآن علی کے ساتھ ہیں، یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ حوض کوثر پر پیش ہو جائیں گے۔''

(المعجم الصغير للطبراني : 720، المعجم الأوسط للطبراني : 4877، المستدرك للحاكم : 124/3)

امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح الاسناد کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

تبصرہ:

سخت ترین ضعیف ہے۔

① دینار ابوسعید عقیصاء سخت ضعیف اور غیر معتبر ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے متروک کہا ہے۔

(سوالات البرقاني : 143)

نیز فرماتے ہیں:

رَوٰی عَنْ عَلِيٍّ مَنَاکِیْرَ، رَمَاہُ أَبُوْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ بِالْکِذْبِ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے، ابوبکر بن عیاش نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔''

(الضعفاء والمتروکین : 211)

امام جوزجانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

غَیْرُ ثِقَةٍ .

''ثقہ نہیں۔''

(أحوال الرجال : 19)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یَتَکَلَّمُوْنَ فِیهِ .

''محدثین نے مجروح قرار دیا ہے۔''

(التاریخ الکبیر : 248/3)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ لَیِّنٌ وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَصْبَغِ بْنِ بَنَاتَةِ .

''یہ کمزور ہے، مگر مجھے اصبغ بن بناتہ سے زیادہ پسند ہے۔''

(الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم : 41/7)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْئٍ شَرٌّ مِنْ رَشِيْدِ الْهَجْرِيِّ وَحِبَّةِ الْعُرَنِيِّ وَأَصْبَغِ بْنِ بَنَاتَةِ .

''کسی کام کا نہیں، رشید ہجری حبہ عرنی اور اصبغ بن بناتہ سے برا ہے۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 41/7)

امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ رشید ہجری، حبہ عرنی اور اصبغ بن بناتہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَلَيْسَ حَدِيْثُهُمْ بِشَيْءٍ، وَكَذٰلِكَ أَبُوْ سَعِيْدٍ عُقَيْصًا هٰؤُلَاءِ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا رَوَافِضَ .

''ان کی روایات بے حیثیت ہیں، اسی طرح ابو سعید عقیصا اور یہ سب رافضیت کے قریب ہیں۔''

(المعرفة والتاريخ : 243/3)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِنَ الرَّافِضَةِ .

''یہ رافضی تھا۔''

(الضعفاء الكبير : 42/2)

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ .

''ثقہ نہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي : 109/3)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَأَبُوْ سَعِيْدٍ عُقَيْصَاءَ لَيْسَ لَهُ رِوَايَةٌ يُعْتَمَدُ عَلَيْهَا عَنِ الصَّحَابَةِ إِنَّمَا لَهُ قَصَصٌ يَحْكِيْهَا لِعَلِيٍّ وَلِحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ كُوْفِيٌّ، وَهُوَ مِنْ جُمْلَةِ شِيْعَتِهِمْ.

''ابوسعید عقیصا کی صحابہ کے بارے میں روایت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، یہ سیدنا علی، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم وغیرہم کے متعلق قصے بیان کرتا ہے، کوفی شیعہ ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال : 109/3)

لہٰذا امام ابن حبان رحمہ اللہ کا اسے الثقات (۴/۲۱۹) میں ذکر کرنا ، امام حاکم رحمہ اللہ اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا اسے ثقہ اور مامون کہنا تساہل ہے، جو جمہور کی جرح کے مقابلے میں قبول نہیں۔

② ابوثابت مولی ابی ذر رضی اللہ عنہ کے حالات نہیں مل سکے، یہ مجہول ہے۔

دوسرے یہ کہ اس روایت کا مسئلہ خلافت سے کوئی تعلق نہیں ہے، ورنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ضرور اسے پیش کرتے ، فضیلت وہی ہے جو صحیح سند سے ثابت ہو۔

روایت ②

روایت ہے:

عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ، وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا

عَلَيَّ الْحَوْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''علی قرآن کے ساتھ ہیں، قرآن علی کے ساتھ ہے، یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے، روز قیامت حوض کوثر پر اکٹھے پیش ہوں گے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : 321/14)

تبصرہ :

① ابوسعید عقیصا، جس کا حال آپ نے جان لیا ہے۔

② ابوثابت مولیٰ ابی ذر مجہول ہے۔

③ عبدالسلام بن صالح ابوصلت ہروی، رافضی کذاب ہے۔

فائدہ :

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَى الْحَوْضِ اَوَّلُهُمْ إِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''سب سے پہلے حوض کوثر پر علی بن ابی طالب آئیں گے، جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔''

(المعجم لابن الأعرابي : 1265)

تبصرہ :

مرفوعاً وموقوفاً سخت ضعیف ہے۔

الکامل في ضعفاء الرجال لابن عدی (۴/۲۷۵) میں مرفوعاً آتی ہے، یہ سند

موضوع ہے۔

① ابو معاویہ عبدالرحمٰن بن قیس زعفرانی وضاع اور کذاب ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ حَدِيْثُهٗ بِشَيْئٍ، مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ، حَدِيْثُهٗ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ .

''اس کی حدیث کچھ بھی نہیں ہے، متروک الحدیث ہے۔ اس کی بیان کردہ حدیث ضعیف ہے۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 278/5)

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ كَذَّاباً .

''جھوٹا تھا۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 278/5)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُتَّفَقٌ عَلٰى تَضْعِيْفِهٖ .

''بالاتفاق ضعیف ہے۔''

(لسان الميزان : 283/8)

② سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔

تنبیہ :

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (اللآلی المصنوعۃ : ۱؍۳۲۶) نے ابو صادق اور سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے درمیان علیم الکندی کا واسطہ بھی ذکر کیا ہے، علیم الکندی کی امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : ۵؍۲۸۶) کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی، لہٰذا مجہول الحال ہے۔ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد : ۹؍۱۲۴) کا امام ابن حبان پر اعتماد کرتے ہوئے اسے ثقہ قرار دینا تساہل ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (اللآلی المصنوعۃ : ۱؍۳۲۶) لکھتے ہیں :

اَبُو مُعَاوِیَۃَ کَذَّابٌ یَصْنَعُ وَتَابَعَہٗ سَیْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَھُوَ شَرٌّ مِّنْہُ .

''ابو معاویہ جھوٹا اور وضاع ہے، سفیان ثوری سے بیان کرنے میں اس کی متابعت سیف بن محمد نے کر رکھی ہے، جو اس سے بھی برا ہے۔''

سیف بن محمد کذاب وضاع کی یہ روایت مستدرک حاکم (۳؍۱۳۶) اور تاریخ بغداد للخطیب (۲؍۸۱) میں آتی ہے۔

اس میں بھی سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔ اس میں علیم کی جگہ اغر ہے۔

ایک سند ابن مردویہ کے حوالے سے العلل المتناہیۃ لابن الجوزي (۳۳۳) اللآلی المصنوعۃ للسیوطی (۱؍۳۲۷) میں آتی ہے۔

یہ جھوٹی سند ہے۔ محمد بن احمد واسطی اگر لسان المیزان والا ہے تو ضعیف ہے۔ اگر محمد بن احمد بن حمدان بن عیسیٰ وراق ابو الطیب ہے تو وضاع اور کذاب ہے۔

اس میں سفیان ثوری کی تدلیس بھی ہے۔

تیسری علت یہ ہے کہ علیم الکندی مجہول الحال ہے۔ یہ مظلم سند ہے۔

ایک سند حارث بن ابی اسامہ کے حوالے سے اللآلی المصنوعۃ للسیوطی (۱؍۳۲۷) میں آتی ہے، یہ بھی جھوٹی سند ہے۔ یحییٰ بن ہاشم سمسار کذاب ہے۔ سفیان ثوری کی تدلیس بھی ہے۔ نیز علیم الکندی مجہول ہے۔

حنش بن معتمر جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

ایک سند المعجم لابن الاعرابی (۲۲۶۵) اور مناقب علی بن ابی طالب لابن المغازلی (۲۲) میں ہے۔ یہ جھوٹی سند ہے۔ عبدالسلام بن صالح ابوصلت ہروی متروک کذاب اور وضاع ہے۔ عبدالرزاق اور سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔ نیز علیم الکندی مجہول الحال ہے۔ یوں یہ سند باطل ہے۔

سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

إِنَّ أَوَّلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وُرُودًا عَلٰى نَبِيِّهَا الْحَوْضَ أَوَّلُهَا إِيمَانًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''حوض کوثر پر سب سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوں گے (بچوں میں) سب سے پہلے آپ ایمان لائے۔''

(اللآلي المصنوعة للسيوطي : ۱/۳۲۷)

روایت منقطع ہے۔ ابوصادق کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ولقا نہیں، جیسا کہ امام ابوحاتم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ اس کی روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے واسطہ کے ساتھ ذکر ہوئی ہے، لہٰذا سَمِعْتُ ناسخ کی غلطی ہے یا راوی کا وہم۔